رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

# روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر۔ غلام نبی

قیمت دو پیسے (۲)

جلد ۲۳ | مورخہ ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۹ جولائی ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۶




## آٹھ کروڑ مسلمانوں کے نمائندے کہلانیوالے لیڈر کہاں ہیں؟

## شہید گنج کی مسجد کے متعلق احراری لیڈروں کا شرمناک رویہ

شہید گنج کی مسجد کے انہدام کے نہایت ہی ناخوشگوار اور رنجیدہ قضیہ کے شروع ہوتے ہی مسلمانوں میں بے حد ہیجان اور اضطراب پیدا ہو گیا۔ اور وہ سخت بے تابی کے ساتھ ان لوگوں سے اس بارے میں رہنمائی کے طالب ہوئے۔ جو اُٹھتے بیٹھتے اپنے آپ کو ۸۔ کروڑ مسلمانوں کے نمائندے مسلمانوں کے لئے جان و مال قربان کر دینے والے اور ناموس اسلام کی حفاظت کے لئے جانیں ہتھیلی پر رکھے ہوئے پھرنے کا شور مچاتے رہتے ہیں اور جن کا دعوٰے ہے۔ کہ تمام ہندوستان میں صرف وہی فعال جماعت اور کام کرنے والے لوگ ہیں۔ لیکن انہوں نے اول تو صاف الفاظ میں کہدیا کہ "اس مسئلہ پر مسلمانوں کے لئے خاموشی اختیار کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ قانوناً مسجد پر ان کا کوئی حق نہیں" (مولوی مظہر علی صاحب اظہر جنرل سکرٹری احرار کا بیان زمیندار ۲۔ جولائی) اور پھر باوجود مسلمانوں کے ہزار بار کہنے۔ اور شور مچانے کے احراری لیڈروں نے ادھر کا رُخ نہ کیا۔ البتہ مولوی ظفر علی سید حبیب اور بعض اور اصحاب نے ہمت اور جرأت دکھائی۔ اور ہر قسم کے خطرات

کے باوجود آگے بڑھ کر مسلمانوں کے جوش اور ہیجان کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی۔

سخت مصیبت اور مشکل کے وقت احراریوں کی یہ طوطا چشمی مسلمانوں کو سخت ناگوار گزری اور ان کی طرف سے کھلم کھلا یہ مطالبہ ہونے لگا۔ کہ "مجلس احرار بھی اس ضمن میں اپنا پروگرام شائع کرے" اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر کام کرے" اور احراریوں کے خلاف پنجاب کے طول و عرض میں غصہ اور نفرت پھیلنے لگی۔ تو ادھر اُدھر سے جہاں احراری مسلمانانِ لاہور کو فتنہ و فساد کے خطرہ میں پڑے ہوئے چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ آموجود ہوئے۔ اور پبلک کو مطمئن کرنے کے لئے انہوں نے ایک اعلان تیار کیا۔ جسے سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے ۱۲ جولائی کو شاہی مسجد میں پڑھ کر سنایا۔ اس میں ایک طرف تو یہ کہا۔ کہ "جب مسجد شہید کردی گئی۔ تو بعض طبقوں کی طرف سے مجلس کی **دانشمندانہ خاموشی** کو مجرمانہ خاموشی بیان کیا گیا۔ تک بھر میں ہم ناکردہ گناہوں کے خلاف اتنا پروپیگنڈا کر دیا گیا۔ کہ ہم نے اپنی پوزیشن بیان کرنے

کے لئے اس جلسہ عام کو ضروری سمجھا" اور دوسری طرف اس بناء پر اپنے آپ کو بری الذمہ ٹھہرانا چاہا۔ کہ

"مسجد شہید گنج کے تحفظ کے لئے ایک مقتدر جماعت بنائی گئی ہے۔ اور مولانا ظفر علیخاں صاحب۔ مولانا اختر علی خاں صاحب۔ مولانا سید حبیب صاحب۔ ڈاکٹر محمد عالم صاحب اور ملک لال خاں صاحب کی راہ نمائی میں ایجی ٹیشن جاری کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ جب ایک مقتدر جماعت نے ہماری لائل پور سے واپسی سے پہلے کام کو سنبھالنے کا فیصلہ کر لیا ہو۔ تو مجلس احرار کا من حیث الجماعت دخل دینا مسلمانوں میں کشمکش کا باعث ہو جاتا۔ اور جائز طور سے اس اعتراض کا موقعہ مہیا ہو جاتا۔ کہ احرار ہر ایجی ٹیشن میں ٹانگ اڑا دیتے ہیں۔ اور کسی جماعت کو خواہ وہ کتنی ہی باوقار کیوں نہ ہو۔ کام کرنے کا موقعہ نہیں دیتے۔ بنابریں خاموشی کو بہترین سمجھا گیا"

(احسان ۱۴ جولائی)

گویا احرار نے اس موقعہ پر اپنے خاموش رہنے کو "دانشمندانہ خاموشی" کہکر جہاں مسلمانوں کے تمام جوش و خروش اور تمام بے چینی۔ اور اضطراب کو بے وقوفانہ قرار دیا وہاں اپنی خاموشی کی وجہ یہ بیان کی۔ کہ مسجد شہید گنج کے تحفظ کے لئے ایک مقتدر جماعت بن چکی ہے ایسی صورت میں احراریوں کا اس میں دخل دینا مسلمانوں میں کشمکش پیدا کرنے کا باعث بن جاتا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ جب ایک ہی مقصد اور مدعا کے لئے جد وجہد کی جاتی۔ تو پھر

کشمکش کے پیدا ہونے کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی تھی۔ کہ احرار پہلے کام کرنے والوں کو خواہ مخواہ تنگ کر کے الگ ہو جانے پر مجبور کر دیتے۔

ہر سمجھدار انسان بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ مجلس احرار کا یہ عذر نہایت بودا اور عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔ اور سچائی کا اظہار کرتے ہوئے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے مفاد کی خاطر مولوی ظفر علی صاحب اور سید حبیب صاحب نے اس موقعہ پر ایثار سے کام لیا۔ اور مجلس احرار کے ماتحت مع اپنے ساتھیوں کے پوری فرمانبرداری سے کام کرنے کا یقین دلایا۔ تاکہ احراری کسی طرح اس مصیبت اور تکلیف کے وقت مسلمانوں کے کام آئیں۔ لیکن قطعاً کامیابی نہ ہوئی۔ آخر ۱۴۔ جولائی کو ایک بھرے جلسہ میں جو موچی دروازہ کے باہر پرچم اسلام لہرانے کے لئے کیا گیا تھا۔ احراری لیڈروں کا شکوہ کرتے ہوئے کہا:۔

"میں نے اس کوشش میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ کہ وہ بھی اس جھنڈے کے نیچے آکر تحریک کو خود اپنے ہاتھ میں لیں۔ میں نے ان سے کہدیا۔ کہ اگر آپ راہ نما بننا چاہتے ہیں۔ تو بسر و چشم آیئے اور راہ نما بنئے۔ ہم آپ کے مقتدی بنتے ہیں۔ آپ پیش امام بنئے۔ جس قوم کی راہ نمائی آپ کریں گے۔ میں ایک بھنگی کے فرائض انجام دینے کے لئے تیار ہوں

میں ظفر علی خاں آپ کے حکم سے غلاظت کا ٹوکرہ بھی سر پر اٹھانے کے لئے حاضر ہوں۔ ........ میں نے کہہ دیا کہ ہم غلام ہیں۔ اور آپ ہمارے آقا۔ ہم اس جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے تمام اختلافات مٹ چکے ہیں مجھے امید تھی۔ کہ وہ حضرات ضرور تشریف لائیں گے۔ لیکن افسوس کہ وہ نہیں آئے"۔

(زمیندار ۱۶ جولائی)

اس سے بڑھ کر باہمی کشمکش کے امکانات کو مٹانے کی اور کیا صورت ہو سکتی تھی۔ لیکن مجلس احرار کو اس جدوجہد میں شامل ہونا تھا۔ اور نہ ہوئی۔ اور صرف وہ اعلان کر کے جس کا پہلے ذکر آ چکا ہے احراری لیڈر سوری وغیرہ روانہ ہو گئے۔ تاکہ نہ وہ لاہور میں رہیں۔ اور نہ ان کے کانوں میں مسلمانوں کی چیخ و پکار پڑے۔

اب حالات نے یکایک ایک الٹا پلٹا کھایا ہے۔ کہ وہ متقدر جماعت جو زیر سرکردگی مولوی ظفر علی صاحب قائم ہوئی تھی۔ اور جس کی بجائے آڑ لے کر اور جس سے کشمکش کا خطرہ بتا کر مجلس احرار گوشہ عافیت میں پناہ گزیں تھی۔ مسلمانوں کی راہ نمائی کرنے سے مجبور و معذور ہو گئی۔ یعنی اس کے تمام سرکردہ ارکان کو حکومت نے لاہور سے باہر نظر بند کر دیا۔ اور اس طرح احراریوں کا آخری عذر بھی ٹوٹ گیا۔ اب بھی اگر احراری میدان میں نہ آئیں۔ اور پیش آمدہ مشکلات میں مسلمانوں کی راہ نمائی کرنے کی بجائے الگ تھلگ پڑے رہیں۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کی خیر خواہی اور ناموس اسلام کی حفاظت کے متعلق ان کے دعوے محض مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور اپنا الّو سیدھا کرنے کے لئے ہیں۔ ورنہ وہ مسلمانوں کی خاطر اور اسلام کے لئے کوئی معمولی سے معمولی خطرہ برداشت کرنے کے لئے بھی تیار نہیں پھر یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ وہ مسلمانوں میں فتنہ و فساد پیدا کر کے ان کی قوت اور طاقت پراگندہ کرنا جانتے ہیں۔ غیر مسلموں کے مقابلہ میں مفاد اسلامی کی حفاظت کرنا نہ کبھی ان کا مقصد ہوا ہے۔ اور نہ اب ہے۔

---

# جیتے جی ہم اپنے بزرگوں اور مقدس مقامات کی توہین برداشت نہیں کر سکتے

## نیشنل لیگ لاہور کا احمدی نوجوانوں سے اہم مطالبہ

## اپنے بزرگوں کی حفاظت کے متعلق ہمیں علم و فہم سے کام لینا چاہیئے

لاہور ۱۷ جولائی۔ گذشتہ شب نیشنل لیگ لاہور کا اجلاس زیر صدارت چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء ایم۔ ایل۔ سی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد شیخ بشیر احمد صاحب نے مندرجہ ذیل تقریر کے ساتھ قراردادیں پیش کیں۔

برادران آپ کو علم ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہمیشہ ایسی تحریکات کو کچلنے میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ جو ملک کے امن کو برباد کرنے والی ہیں۔ اور برادران وطن کا ہمیشہ یہ ہم پر گلہ رہا ہے۔ کہ ہم وطن کی تحریکوں سے الگ رہے ہیں۔ اور ایسے وقت میں کہ ہندوستان میں ایک ایسی رو زور پکڑ گئی تھی۔ کہ کوئی بھی انگریزی حکومت کو یہاں پسند نہ کرتا تھا۔ اور تحریک عدم تعاون پورے زور کے ساتھ اس ملک کی سیاست پر حاوی ہو چکی تھی۔ یہ صرف ہماری جماعت کا ہی کام تھا۔ کہ اس نے دیانتداری کے ساتھ حکومت کا ساتھ دیا۔ اور ملک میں امن کے قیام کی نیت سے وہ حکومت کا دست راست بنی انقلاب پسند لوگوں کی امن کو برباد کرنے والی تحریکوں کا بھی ہم نے مقدور بھر مقابلہ کیا۔ اور ہماری ان مساعی کا اس وقت کے شریف ذمہ وار احکام نے اعتراف بھی کیا۔ میں کسی پرانے تاریخی واقعہ کا ذکر نہیں کر رہا۔ بلکہ یہ کل کی بات ہے علاوہ اگر انسانی فطرت میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہو گئی۔ اور انسانی حافظہ خائت درجہ کمزور نہیں ہو چکا۔ تو اس وقت پنجاب گورنمنٹ میں اور اس کے ماتحت ایسے افسران موجود ہیں۔ جو ان واقعات کی تصدیق کر سکتے ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ یہ کوئی احسان تھا۔ جو ہم نے کیا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں ہم نے دنیا کے طعنوں کو سنا۔ مصائب جھیلیں۔ اور برادران وطن کی نظروں میں مقہور رہے۔ کیا حکومت کا کوئی رکن یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا یہ عملی اقدام کسی حرص و آز کے ماتحت تھا۔ یقیناً نہیں۔ یا اس کے عوض میں ہم سے کوئی ایسا امتیازی سلوک روا رکھا گیا۔ ہمیں صرف وہ حقوق حاصل تھے۔ جو عام شہری ہونے کی حیثیت سے دوسروں کو بھی حاصل تھے۔

اس کے برعکس جمعیت احرار کی مساعی دنیا سے مخفی نہیں۔ خود حکومت کا ریکارڈ اس امر کا شاہد ہے۔ کہ یہ شوریدہ سر امن شکن مٹھی بھر لوگوں کی جماعت ہے۔ جو حکومت کے لئے پریشانی کا موجب بنی رہی۔ اور کانگریسی خیالات کی حامل ہے۔ حکومت پنجاب میں جدید تغیرات کے ساتھ ہی ہم دیکھتے ہیں کہ جمعیت احرار حکومت پنجاب کی منظور نظر بن جاتی ہے۔ اور امن شکن مساعی کے لئے بھی اسے حکومت کی تائید حاصل ہے۔ قادیان کی مقدس سرزمین میں ہمارے پیارے امام کے خلاف سب و شتم سے کام لیا جاتا ہے۔ اور دریدہ دہن ملا عنایت اللہ رکیک سے رکیک حملے کرتا ہے۔ اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ حکومت کے ڈائری نویس کس دیانتداری سے یہ تمام اطلاعات حکومت تک پہنچاتے ہیں۔ یہی ملا حکومت کے نمائندوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر وہ اشارہ کرے۔ تو عیاذاً باللہ مرزا محمود کی نعش خون میں تیرتی ہوئی دکھائی دے لیکن مقامی افسران حرکت میں نہیں آتے اور انہیں کوئی قابل گرفت بات دکھائی نہیں دیتی میں ان الزامات و اتہامات کا غیر ضروری خیال کرتا ہوں میرا مقصود صرف یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ حالات ایسے ہیں۔ اور مقامی حکام کی روش ایسی ہے۔ کہ ہمارے لئے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے سوائے اس کے کہ ہم باور کریں۔ حکومت کی حفاظت ہمیں حاصل نہیں۔ اور ہمیں یہ طے کرنا ہے کہ کیا اپنی زندگی میں ہم مقامات مقدسہ کی توہین۔ محبوب ترین ہستیوں کی بے عزتی۔ اور ان کے مقدس وجودوں پر حملہ برداشت کر سکتے ہیں۔ وہ کونسا احمدی ہے جسے انتہائی صدمہ نہ ہوا۔ جب اس نے یہ پڑھا۔ کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر قادیان کی سرزمین میں ایک نابکار نے حملہ کیا۔ اب ہمیں خود ان وجودوں کی حفاظت کرنا ہے۔ مقامات مقدسہ کی حفاظت کرنا ہے۔ اور وقت آن پہنچا ہے۔ کہ ہم اپنے خون سے ان شعائر اللہ کی حفاظت کریں۔ کسی کی جان لیکر نہیں۔ بلکہ اپنی جان دے کر۔ کسی کا خون گرا کر نہیں۔ بلکہ اپنے خون کی پیشکش سے اور ہم اپنی آواز کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے زیادہ باقاعدگی کے ساتھ قدم اٹھائیں۔ اس لئے میں یہ قراردادیں پیش کرتا ہوں:۔

اول۔ نیشنل لیگ لاہور کا یہ اجلاس حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر کسی احراری کے حملہ کے سلسلہ میں مقامی افسروں کی غیر مستقل روش کے پیش نظر یہ خیال کرنے پر حق بجانب ہے۔ کہ ہمیں مقامی افسران کی طرف سے وہ حفاظت حاصل نہیں۔ جو عام شہریوں کو حاصل ہے۔ اور ہمیں اپنے مقدس مقامات اور محبوب ترین وجودوں کی حفاظت کے لئے خود فکر کرنا چاہیئے۔ اسی لئے نیشنل لیگ لاہور اپنے مخلصوں کا مطالبہ کرتی ہے جو قانون کی حد کے اندر رہتے ہوئے اپنے مقدس مقامات اور محبوب ترین ہستیوں کی حفاظت کے لئے اپنی جان نچھاور کرنے کے لئے تیار ہوں۔

دوم۔ نیشنل لیگ لاہور ان افسوسناک حالات کے پیش نظر جو قادیان میں بہت سرعت کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں۔ اور جن سے احراریوں کے امن شکن ارادوں کا پتہ چلتا ہے۔ یہ تجویز کرتی ہے۔ کہ ایک سنٹرل نیشنل لیگ قائم کی جائے۔ جس کا صدر مقام لاہور ہو۔ اور جو لاہور بیرون پنجاب کی تمام نیشنل لیگوں کے نمائندوں پر مشتمل ہو۔ اس لئے نیشنل لیگ لاہور تجویز کرتی ہے۔ کہ اگر بیرون پنجاب کی نیشنل لیگیں اس امر سے متفق ہوں۔ تو وہ اپنا نمائندہ نامزد کر کے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ۱۲ ٹمپل روڈ لاہور کو اطلاع دیں۔ تاکہ ایک غیر رسمی اجتماع کر کے باقاعدہ تشکیل کر دی جا سکے۔ نیز قرار دیا گیا کہ ان قراردادوں کی نقول اخبارات میں بھیج دی جائیں۔ سب سے آخر میں جناب شیخ بشیر احمد صاحب نے پھر ایک تقریر کی جس میں نیشنل لیگ لاہور کے ارکین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

میں یہ ظاہر کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ حضرت

# احراریوں کے انتہائی ظلم کے متعلق

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے احمدیوں کی التجائیں

### ۱۲

جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء۔ ممبر پنجاب کونسل لکھتے ہیں:

ہمارے نہایت ہی پیارے محسن و آقا خدا تعالےٰ کی تمام برکات آپ اور آپ کے خاندان کے کل افراد پر ہوں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضور! قلم جذبات کی ترجمانی کرنے سے قاصر ہے۔ اور زبان میں اس قدر الفاظ نہیں۔ کہ صحیح طور پر حضور پر واضح کرسکوں کہ دل کی کیا حالت ہے۔ جب سے اس بزدلانہ حملہ کا علم ہوا ہے۔ خون اُبل رہا ہے۔ ایک آنِ واحد بھی طبیعت کو سکون نہیں۔ ایک زخم ہے۔ جو کھل رہا ہے۔ ہم مجبور ہیں۔ بے بس ہیں۔ آج جس خدا کے سچے نبی کے لختِ جگر پر حملہ کیا گیا ہے۔ اور ضربات پہونچائی گئی ہیں۔ اُسی خدا کے رسول اور نبی کی تعلیم ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم ان تمام مظالم کو برداشت کریں۔ لیکن کئی دفعہ جذبات کا اس قدر ہجوم ہوتا ہے۔ کہ قریب ہوتا ہے دامنِ صبر ہاتھ سے چھوٹ جائے۔ لیکن خدا تعالےٰ کا فضل پھر سایہ کرتا ہے۔ اور حالت کو بدل دیتا ہے۔

اے خدا کے سچے مسیح کے خلیفہ۔ اے قدرتِ ثانی کے ظہور۔ اے مظہر الحق والعلاء اے بے نظیر باپ کے بے نظیر بیٹے۔ اور اے امام کہ جس کے دامن پاک سے نجات دنیوی و اخروی وابستہ ہے۔ اُسی خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں ہماری جانیں ہیں۔ کہ ہمارے دل صدمات سے چھلنی ہو چکے ہیں۔ ہمارے جگر سوختہ ہیں۔ ہم میں طاقتِ برداشت ہے ہم دُنیا کی ان اشتعال انگیز کارروائیوں کے پیشِ نظر بہت ہی ضبط سے کام لے رہے ہیں۔ لیکن ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ یہ جان اُس جان سے کہیں حقیر ہے۔ جس پر حملہ کیا گیا۔ اے کاش کہ مجھ پر یہ ستم کیا جاتا۔ اور وہ پاک وجود جو ہمارے محسن۔ بلکہ دُنیا کے محسن۔ امن کے شہزادے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لختِ جگر ہے۔ اس کو ایذا نہ دی جاتی اے کاش! کہ دُشمن کا وار میرے جسم پر پڑتا۔ اے آقا۔ اے پیارے سید! ہم پر یہ سب سے ناقابل برداشت ظلم کیا گیا۔ لیکن ہم حضور۔ اور سلسلہ کی تعلیم۔ اور احکام کی خلاف ورزی نہیں کرسکتے۔ ورنہ دُشمن خوب جانتا ہے۔ کہ ہمارے بازوؤں میں طاقت ہے۔ ہمارے دلوں میں دلیری ہے۔ ہمارے قلوب میں ایمان اور اخلاص کا سمندر ہے۔ ہم بے بس ہیں کیونکہ ہمیں احمدیت کی تعلیم روکتی ہے۔

یاحضرت جتنا بھی زیادہ لکھا جائے اسی قدر کم ہے۔ لیکن حضور کا وقت قیمتی ہے۔ اور مبادا کوئی گستاخی اپنے رنج کی وجہ سے نہ ہو جائے۔ صرف اسی قدر عرض کرتا ہوں۔ کہ ہم حضور کے خاندان کی عزت پر ہر ایک چیز قربان کرنے کو ہر وقت تیار ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتے ہیں۔ کہ اے خدا۔ دُشمنوں کا ظلم حد سے تجاوز کر گیا۔ تو نے ہمارے ہاتھ باندھ رکھے ہیں۔ اس لئے ہم تیری ہی درگاہ میں عرض پرداز ہیں۔ کہ تو اپنا ہاتھ دکھا۔ اور دُشمنوں کو جو بھی وہ ہیں تباہ کردے۔ برباد کردے۔ ہلاک کردے۔ تا دُنیا میں تیری قدرت کا جلوہ پھر نظر آئے اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔

حضور کی دعاؤں کا محتاج
اسد اللہ خان۔

### ۱۳

ایک احمدی خاتون لکھتی ہیں۔

قبلۂ عالم و مرجع خلائق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

۱۰۔ جولائی کے الفضل میں یہ روح فرسا اور جان گسل خبر پڑھ کر کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر کسی احراری نے لاٹھی سے حملہ کیا۔ اور حضور کو ضربات بھی آئیں۔ دل کو سخت بے چینی اور بے حد اضطراب ہوا۔ حسب الارشاد حضور جوں جوں جماعت صبر سے کام لے رہی ہے۔ مخالف گستاخ و بے باک ہو رہا ہے۔ اور اپنی شیطنت میں شب و روز ترقی کر رہا ہے۔ گورنمنٹ بھی تساہل و تغافل سے کام لے رہی ہے۔ جماعت پر تو جس قدر ظلم و ستم ڈھائے جا رہے ہیں۔ وہ بخوشی اور برضا الٰہی برداشت کرنے کو تیار ہے۔ اور کر رہی ہے۔ لیکن یہ دلخراش سین دیکھنے کو تیار نہیں۔ کہ اس کی موجودگی میں وہ مقدس ہستیاں جن پر وہ پروانہ وار نثار ہونے کو تیار ہے۔ اور جن کے پسینہ کے ایک قطرہ پر خون بہانا اپنا مقصدِ حیات خیال کرتی ہے۔ ایسے رذیل و کمینہ۔ مردود و مقہور مخالفوں کا ہدفِ مظالم ہوں۔

اُف تصور سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں جسم لرزتا ہے۔ مارے غم و غصہ کے دل کانپتا اور کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ جوشِ انتقام بھڑکتا ہے۔ لیکن حضور کے حکم کی بیڑیاں ہمیں بیکار محض بنائے ہوئے ہیں۔ مرد تو کجا بخدا۔ مجھ عورت کا دل بے قابو ہوا جا رہا ہے۔ مخالفوں کے مظالم حد سے گزر گئے۔ اور جماعت کا صبر انتہا کو پہونچ گیا۔ حضرت برائے خدا بطفیل محمد مصطفےٰ صلعم۔ اور صدقہ جری اللہ فی حلل الانبیاء کوئی تدبیر کریں۔ پیمانۂ صبر لبریز ہوچکا۔ چھلکنے کو ہے۔ اور اگر اب بھی صبر آزمایا گیا۔ اور ہاتھ پاؤں باندھ کر کمینہ دشمن کے آگے ڈالا گیا۔ تو یقیناً ظلم کے مترادف ہوگا آقائے من۔ میں ایک کمزور اور ناقص العمل عورت جب اپنے دلی جوش کا مقابلہ ان دلوں سے کرتی ہوں۔ جو بزمِ احمدؐ کی شمع فروزاں پر تصدق ہونے کے لئے پروانہ وار بے قرار نظر آتے ہیں۔ اور پھر ان کی اس کیفیت کے تصور سے جبکہ حضور ان کو باوجود اس قدر سختی دیکھنے کے بھی صبر کی ہدایت فرماتے ہیں تو میرا دل دہل جاتا ہے۔ اغلب ہے کہ جناب کا یہ حکم ایسے جوشیلے احباب کے دماغ کو صحیح نہ رکھ سکے۔ جو جوش کو محض حضور کے حکم کے انتظار میں دبائے بیٹھے ہیں۔ کیونکہ بارہا سنا گیا ہے۔ اور دیکھنے میں بھی آیا ہے۔ کہ ضبطِ غم و غصہ انسان کو دیوانہ بنا دیتا ہے۔ اس لئے میری ناقص رائے میں ضروری ہے۔ کہ حضور کم از کم اپنے خدام کو مدافعانہ رنگ کے مقابلہ کی اجازت فرما دیں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر فرد کی خاص طور پر حفاظت کا انتظام ہو۔

حضور کی حقیقی خادمہ۔ عنایت۔

### ۱۴

جناب سید احمد صاحب وکیل رام پور سے لکھتے ہیں:۔

پیارے امام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

پرچۂ الفضل ۱۸/۷ پہونچا۔ واقعہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پڑھا۔ مجھ کو اکثر گالیاں کھانے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور اکثر لوگ جو عام گفتگو میں برتاؤ کرتے ہیں۔ اس کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ مگر حضور والا۔ جس وقت فیصلہ سشن جج گورداسپور پڑھا۔ اور ایک آج جبکہ یہ واقعہ مارپیٹ پڑھا۔ میرے ہوش و حواس پر جو اثر ہوا۔ لائق تحریر نہیں ہے۔ میرا خیال یہ ہے۔ کہ آپ کا ہر حکم ہر احمدی ضرور اور فوراً تسلیم کرے گا۔ لیکن حضور والا جب تک عقل کام دے گی۔ بحالت بدحواسی جب انسان مجبور ہو جائے گا۔ تو جو کچھ اس کی عقل میں اس وقت کے لحاظ میں آئے گا۔ کر گزریگا حضور والا۔ جب تک برداشت کی طاقت ہے حضور کے حکم کی تعمیل کی جائے گی حضور صبر کی دعا کریں۔ حالات ناقابل برداشت ہوتے جاتے ہیں۔ ان دونوں واقعات نے بہت ہی رنج پہونچایا ہے۔ ادنیٰ غلام سید احمد وکیل۔ رام پور۔

### ۱۵

جناب مختار احمد صاحب مختار شاہجہان پور سے لکھتے ہیں:۔

حضرت مخدوم و معظم ذوالمجد والکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اس واقعۂ دلخراش سے تمام ارکان جماعت کو ایسا غم و غصہ ہے کہ الفاظ میں ظاہر نہیں کیا جاسکتا۔ کئی روز ہو چکے ہیں۔ مگر کسی وقت اس کے خیال سے دماغ خالی نہیں ہوتا میرا تو یہ حال ہے۔ کہ بار بار دل میں جوش اُٹھتا ہے کہ کاش اس بدسرشت و ذلیل احراری کے یہ دونوں بزدلانہ وار میرے پہلو اور بازو پر ہوتے۔ یا تاکہ میں شہید ہو گیا ہوتا۔ لیکن یہ خبر میں نے سنی ہوتی کہ میرے آقا و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر اور ہر احمدی کے سرتاج معظم و محترم حضرت میاں شریف احمد صاحب کی ذات باصفات پر کسی شقی نے حملہ کیا ہے۔

یہ واقعہ گویا ایک خنجر تھا۔ جس نے ہمارے سینوں کو چیر کر دل و جگر کے ٹکڑے اڑا دیے ہیں۔

اور یہ مقدر نہیں تو پھر خدا ان کو غارت کرکے ہمارا راستہ صاف کرے۔ خاکسار مختار احمد عفا اللہ عنہ شاہجہان پور۔

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کا قاتلانہ حملہ

## احمدی جماعتوں میں جوش اور اضطراب کی زبردست لہر

### احمدیہ ایسوسی ایشن رنگون کا تار

رنگون ۱۰ جولائی۔ جناب محمد سعید صاحب پریذیڈنٹ احمدیہ ایسوسی ایشن رنگون بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:-

احمدیہ ایسوسی ایشن رنگون کو حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ایسی محترم اور معزز ہستی پر کسی احراری کے حملہ کی خبر سنکر سخت صدمہ ہوا۔ یہ ایسوسی ایشن انہیں اس قاتلانہ حملہ سے بال بال بچ جانے پر مبارکباد پیش کرتی ہے۔ ہز ایکسی لنسی وائسرائے بہادر ہز ایکسیلنسی گورنر بہادر پنجاب۔ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کو اور سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کو تاریں بھیجی گئی ہیں:

### جماعت احمدیہ مزنگ لاہور

۱۰ جولائی بوقت ۷ بجے شام جماعت احمدیہ مزنگ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب میاں عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی مسجد احمدیہ مزنگ میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پیش ہو کر بالاتفاق رائے منظور ہوئے۔

(۱) یہ اجتماع قادیان میں جماعت احمدیہ کی ایک نہایت محبوب و محترم اور عزیز ہستی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک نہایت حقیر و ذلیل احراری کے لاٹھی سے حملہ کرنے کی سخت اشتعال دلانے والی خبر کو نہایت رنج وغم اور درد و کرب کے ساتھ سن کر اس پر نہایت غم وغصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ مجرم کو ایسی عبرت انگیز سزا دے۔ کہ کسی شریر النفس کو آئندہ ایسی مکروہ حرکت کی جرأت نہ ہو۔

(۲) یہ اجتماع اس امر کو بھی اپنی فرض شناس اور امن پرور گورنمنٹ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہے۔ کہ ہو نہیں سکتا آئے دن جماعت احمدیہ کے خلاف ایسی بے باکانہ اور امن شکن شرارتوں کے پیچھے کوئی زبردست سازش کام نہ کر رہی ہو۔ جبھی تو ایسے ذلیل و حقیر شخص کو ایک چیف آف پنجاب خاندان کے ایک معزز فرد پر ہاتھ اٹھانے کی جرأت ہوئی۔ ہم حکومت سے پرزور استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسی شرارتوں کی تہ میں کام کرنے والی سازش کا پتہ لگا کر مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ اور اپنی رعایا کے ایک نہایت ہی پر امن اور وفادار طبقہ کو یقین دلائے۔ کہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہیں ہوگا۔

(۳) ہم گورنمنٹ کی خدمت میں پرزور استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ ضلع گورداسپور کے ان حکام کو وہاں سے فوراً تبدیل کر دے۔ جن کی فرض ناشناسی اور احرار کی نامناسب طرفداری کی وجہ سے اگر ایک طرف ایسے ذلیل لوگوں کو ایسی کمینہ اور بے باکانہ حرکات کی جرأت ہوئی ہے۔ تو دوسری طرف سلطنت برطانیہ کے روایتی عدل و انصاف کو سخت بدنما دھبہ لگتا ہے: خاکسار عبدالحی سکرٹری امور عامہ مزنگ لاہور

### جماعت احمدیہ میانوالی خانانوالی کوٹ باجوہ

۱۳ جولائی زیر صدارت حاجی خدا بخش صاحب جماعت احمدیہ میانوالی خانانوالی کوٹ باجوہ کا ایک پبلک اجلاس اس حملہ کے متعلق جو ۸ جولائی کو ایک نہایت ذلیل اور کمینہ احراری کی طرف سے احمدیوں کی ایک نہایت ہی محبوب و محترم ہستی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند عالی تبار حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر کیا گیا۔ اپنے انتہائی رنج وغم کا اظہار کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

یہ یقین رکھتے ہوئے کہ یہ حملہ احرار کی طرف سے انتہائی فتنہ و فساد کی غرض سے کرایا گیا۔ گورنمنٹ سے استدعا کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس شرارت اور اشتعال انگیزی کی مکمل اور فوری تحقیقات کر کے اس کے انسداد کے لئے مؤثر تدابیر عمل میں لائے: خاکسار رحمت خاں سکرٹری

### جماعت احمدیہ چندر کے منگولے۔ پوہلہ مہاراں

۱۳ جولائی بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ چندر کے منگولے اور پوہلہ مہاراں کا ایک غیر معمولی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے حملہ کرنے کے خلاف رنج والم کا اظہار کرنے کے لئے جامع مسجد احمدیہ میں زیر صدارت چودھری غلام محمد صاحب منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا۔

احمدیان چندر کے منگولے اور پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ کا یہ پبلک اجلاس اس قاتلانہ حملہ کے خلاف جو ایک احراری نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر کیا۔ اپنے انتہائی رنج والم کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ یقین رکھتے ہوئے کہ یہ حملہ احرار کی طرف سے ایک مکمل سازش کے ماتحت انتہائی فتنہ و فساد کی غرض سے کرایا گیا ہے۔ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس سازش شرارت اور اشتعال انگیزی کی مکمل اور فوری تحقیق و تفتیش کر کے اس کے انسداد کے لئے مؤثر تدابیر عمل میں لائے۔ خاکسار اللہ بخش سکرٹری جماعت احمدیہ

### جماعت احمدیہ بنگہ

۹ جولائی جماعت احمدیہ بنگہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے حملہ کے خلاف نہایت غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے:

(۱) ہم ممبران جماعت احمدیہ بنگہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے قاتلانہ حملہ کے خلاف نہایت غم و غصہ کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جس نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنے فضل سے محفوظ رکھا۔ ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ انصاف پسند گورنمنٹ جرم کا اقدام کرنے والے مجرم کو سزا دلانے کی مؤثر تدابیر اختیار کرے گی۔ اور آئندہ ایسے مجرمانہ اقدامات کا سدباب کرے گی۔

(۲) ہم ممبران جماعت احمدیہ بنگہ گورنمنٹ پنجاب کی توجہ اس احراری فتنہ کی طرف مبذول کراتے ہوئے جس کے نتائج روز بروز زیادہ بھیانک صورت میں رونما ہو رہے ہیں۔ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اب اس ناپاک پروپیگنڈا اور شرارت کا سدباب کرے:

(۳) قادیان میں باہر سے آنے والے احراریوں کو جن کا مقصد قادیان کی فضا کو مکدر بنانا اور فتنہ و فساد برپا کرنا ہے۔ وہاں رہنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اور موجودہ حالت میں انہیں فوراً قادیان ترک کرنے پر مجبور کیا جائے:

خاکسار عبدالرحمٰن

## جماعت احمدیہ مرید کے ضلع شیخوپورہ

انجمن احمدیہ مرید کے ضلع شیخوپورہ کا ایک اہم اجلاس ۱۲ جولائی منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ ایک احراری غنڈے کے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ناپاک ارادے سے حملہ کرنے کی خبر سے ہمارے جذبات و احساسات کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ انصاف پسند حکومت جرم کا ارتکاب کرنے والے مجرم اور اس کے حامیوں کو جن کے ایما سے اس کو اس حملہ کرنے کی جرأت ہوئی۔ قرار واقعی سزا دے کر آئندہ ایسے مجرمانہ اقدامات کا سدباب کرے گی۔

۲۔ ہم گورنمنٹ ہند کو عموماً اور گورنمنٹ پنجاب کو خصوصاً اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ احراریوں کا کام محض فتنہ پردازی ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کو ایک امن پسند اور گورنمنٹ کی خیر خواہ جماعت کے مرکز سے اس احراری فتنہ کو کامل طور پر دور کر دینا چاہئے۔

۳۔ ہم گورنر صاحب بہادر پنجاب سے مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ڈسٹرکٹ گورداسپور کے ان تمام ذمہ دار افسروں کو جو احرار نواز ہیں۔ فوراً تبدیل کر دیں۔

سکرٹری

## جماعت احمدیہ نوشہرہ

۱۱ جولائی۔ انجمن احمدیہ نوشہرہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب مرزا غلام حیدر صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔

۱۔ یہ جلسہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کے کمینہ اور قاتلانہ حملہ کے خلاف سخت غصہ اور نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور ایسے حملے کو گہری سازش کا نتیجہ یقین کرتا ہے۔

۲۔ یہ جلسہ حکام ضلع اور گورنمنٹ پر یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک واجب الاحترام ہستی پر جس کے لئے ہر احمدی اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے کے لئے تیار رہے۔ روز روشن میں ایک رذیل احراری غنڈے کا قاتلانہ حملہ کرنا اور دیگر افراد جماعت احمدیہ پر حملے جہاں کسی گہری سازش کا پتہ دیتے ہیں۔ وہاں ان شبہات کو جو بعض حکام کے احراریوں کے پشت پناہ بننے کے متعلق ہیں۔ یقین تک پہنچانے والے ہیں۔

۳۔ یہ جلسہ گورنمنٹ اور حکام ضلع پر یہ بھی واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہے۔ کہ اگر احراریوں کی ان سرگرمیوں کو جو انہوں نے ایک لمبے عرصہ سے قادیان میں جو جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ جماعت کے خلاف خصوصاً اور دیگر مقامات پر عموماً جاری کر رکھی ہیں۔ نہ روکا گیا۔ اور ان پاجیانہ اور قاتلانہ حملوں کا سدباب نہ کیا گیا۔ تو احراریوں کی ان شرارتوں اور قابل ہزار نفریں حرکات کے نتیجہ میں باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے جماعت احمدیہ کو پرامن رہنے کی تلقین کرنے کے اگر کسی قسم کے ناخوشگوار واقعات رونما ہوئے تو ایسے واقعات کی تمام تر ذمہ داری گورنمنٹ اور اس کے حکام پر ہوگی۔

۴۔ یہ جلسہ گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ان تمام اشخاص پر جن کا ایسے کمینے حملوں سے جو جماعت احمدیہ کے معزز ترین اصحاب اور دیگر افراد جماعت پر احراریوں کی طرف سے کئے جا رہے ہیں تعلق ہے۔ مقدمہ چلائے۔

۵۔ یہ جلسہ ایسے حکام کی ضلع سے فوری تبدیلی کا مطالبہ کرتا ہے جن کی وجہ سے احراریوں کے حوصلے بڑھ رہے ہیں۔

(نامہ نگار)

## نیشنل لیگ محمود آباد

۱۲ جولائی۔ نیشنل لیگ محمود آباد فارم سندھ کا اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر محمد الدین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

۱۔ یہ اجلاس ایک بدباطن احراری کے قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لخت جگر حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر لاٹھی سے حملہ کرنے پر اپنے انتہائی رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف دیگر معزز ممبران خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور افراد جماعت احمدیہ کو اپنی خاص الخاص حفاظت میں رکھے۔

۲۔ یہ اجلاس حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے حملہ آور کے بزدلانہ حملہ سے محفوظ رہنے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ۔ حضرت ام المومنین علیہا السلام۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے۔

۳۔ یہ اجلاس نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہے۔ کہ حکومت پنجاب کی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے مقدس مرکز قادیان کے معاملہ میں افسوسناک غفلت اور متواتر خاموشی اس ناگوار حادثہ کا موجب ہوئی ہے۔

۴۔ قرار پایا۔ کہ حالات کی بڑھتی ہوئی نزاکت کے پیش نظر جس وقت ضرورت پیش آئے۔ ہر احمدی اپنے مقدس مرکز کی حفاظت کے لئے فی الفور اپنے محبوب امام حضرت امیر المومنین کے قدموں میں قادیان پہنچ جائے۔

شریف احمد سکرٹری نیشنل لیگ

## جماعت احمدیہ لدھیانہ

مندرجہ ذیل ریزولیوشن جماعت احمدیہ لدھیانہ کے ایک غیر معمولی اجلاس میں بالاتفاق پاس ہوا۔ جو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ واقع نہال اینڈ سنز میں منعقد ہوا۔

جماعت احمدیہ لدھیانہ احراریوں کی اس کمینہ حرکت پر اظہار نفرت کرتی ہے کہ ان کے ایک غنڈے نے جماعت احمدیہ کی ایک محبوب و محترم ہستی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر صاحبزادہ حضرت میرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کیا۔ اور احراریوں کے اس فتنہ کے خلاف اظہار غم و غصہ کرتی ہوئی گورنمنٹ پنجاب سے استدعا کرتی ہے۔ کہ وہ برطانوی انصاف کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ان فتنوں کا جلد سے جلد سدباب کرے۔

(نامہ نگار)

## جماعت احمدیہ فتح پور

۱۰ جولائی۔ جماعت احمدیہ فتح پور کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت میاں محمد عالم صاحب رئیس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے حملہ کے خلاف نہایت پرجوش تقریریں کی گئیں۔ اس کے بعد صاحب صدر کی طرف سے مندرجہ ذیل قرارداد پیش ہو کر پاس ہوئی۔

۱۔ جماعت احمدیہ فتح پور کو اس ظالمانہ حملہ سے جو صاحبزادہ حضرت میاں شریف احمد صاحب مدظلہ اللہ تعالیٰ پر ہوا۔ سخت رنج اور دکھ پہنچا ہے۔ چونکہ یہ فعل جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے دل پر آگ لگانے کے مترادف ہے۔ اس لئے ہم گورنمنٹ برطانیہ کے عدل و انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے صدائے احتجاج بلند کرتے اور درخواست کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ان شر آمیز افعال کا جو احرار کی طرف سے ظہور میں آ رہے ہیں۔ انسداد کرے اس سے پہلے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے کئی بار توجہ دلائی جا چکی ہے۔ مگر گورنمنٹ اب تک خاموش ہے۔ گورنمنٹ کی اس خاموشی کی وجہ نظر نہیں آتی۔ کیا گورنمنٹ اس سے بھی زیادہ ظلم احرار کی طرف سے دیکھنا چاہتی ہے۔

(سکرٹری تبلیغ)

# چین میں عیسائیت کی اشاعت

## ایک احمدی مجاہد مقیم ہانگ کانگ کے قلم سے

چین میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے ایک عرصہ سے عیسائی مشنری جو جدوجہد کر رہے۔ اس کا کسی قدر پتہ ان کوائف سے لگ سکتا ہے۔ جو ایک احمدی مجاہد نے لکھکر ارسال فرمائے ہیں۔ اور جو ناظرین کی آگاہی کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

چین کے مختلف علاقوں میں رومن کیتھولک۔ پروٹسٹنٹ۔ چرچ آف سکاٹلینڈ انگلش آئرش یونائیٹڈ سٹیٹس۔ ساؤتھ اور نارتھ پریسبیٹیرین چرچز۔ ریفارمڈ چرچ امریکہ دیونائیٹڈ سٹیٹس انگلش بیپٹسٹ چرچ۔ نیوزی لینڈ پریسبیٹیرین چرچ لنڈن مشنری سوسائٹی۔ یونائیٹڈ چرچ کینیڈا۔ امریکن بورڈ کانگریگیشنل چرچز۔ سوئیڈیش ایونجیلیکل فری چرچ۔ یونائیٹڈ برادرن ان کرائسٹ چائنیز انڈیپنڈنٹ چرچز۔ سپینش رومن پروکیوریشن۔ جیسوائٹ فادرز اٹالین مشن وغیرہ انفرادی اور اجتماعی طور پر عیسائیت پھیلانے میں مصروف ہیں۔ ان کے بڑے بڑے مراکز ہانگ کانگ۔ کیانگسی۔ ہونن اور ہوپے۔ یونن۔ سشنگ۔ سچوان۔ ہوپی آنئی اور منگولیا مانچوریا ہیں۔

ان علاقوں میں مرکزی مقامات جہاں باقاعدہ مشن اور بک ڈپو ہیں یہ ہیں:۔ ہانگ کانگ۔ کولین۔ کینٹن۔ اماؤس۔ واٹش چیفو۔ پنگزو۔ فوچو۔ نانچنگ۔ ننگپو۔ سیاٹانکن۔ سشنگشو۔ ٹائنا۔ پیپنگ۔ ہارمین ہانگکو۔ سشنگھی ٹمین سٹین۔ یونن۔ سماٹ شنگھائی۔ مقدون۔ ہنڈی۔ کلیان۔

چندسال سے بائیبل اور اس کے حصص کی اشاعت انڈو چائنا کو ملا کر دس ملین سالانہ ہے۔ جو تمام دنیا میں اس کی اشاعت کا ایک تہائی ہے۔ سوا سو سال میں دس کروڑ سے زائد اشاعت ہوئی ہے۔ ۱۸۲۳ء میں پہلا ترجمہ شائع ہوا۔ چین کی بیسیوں زبانیں ہیں۔ جن میں سے مینڈرن سرکاری حیثیت رکھتی ہے۔ انجیل تورات اور اس کے حصص کے مختلف چینی زبانوں میں ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ اندھوں کے لئے بھی بائبل تین زبانوں میں چھپ چکی ہے۔ قیمتاً فقط ۷۰۰۰ء۵ کے قریب فروخت ہوئی ہے۔ باقی مفت تقسیم کی جاتی ہے۔

زبان کے لہجہ اور سلاست سے ایک طبقہ میں انس پیدا ہوگیا ہے۔ اور ایک گروہ کی یہ تحریک ہے۔ کہ لٹریچر میں سادگی ہونی چاہیئے۔ اس گروہ کا سرکردہ ڈاکٹر ہوشے عیسائی ہے۔ جو چین کے موجودہ فلاسفروں میں بڑے پایہ کا آدمی سمجھا جاتا ہے۔ ایک اور طبقہ علماء کا جن میں ایک شخص ٹولوٹ مل ہے۔ اور ممتاز لوگوں میں سے ہے اس کا مخالف ہے۔ اور قدیم طرز کو جاری رکھنے کے حق میں ہے ہسپتال سکول اور کوڑھیوں کے وارڈ پادریوں نے کھولے ہوئے ہیں۔ زراعت میں بھی امداد کرتے ہیں۔ قومی تحریکات میں بھی حصہ لیتے ہیں۔

صوبہ وار عیسائی پادریوں کی سرگرمیوں کی کیفیت درج ذیل ہے۔

ہانگ کانگ میں بائبل وغیرہ کی اشاعت ڈیڑھ لاکھ ہو چکی ہے۔ قریباً تمام مشنری پارٹیوں کے مرکز۔ چرچ اور سکول وغیرہ ہیں۔ تعلیمیافتہ اور خوشحال چینی بھی زیادہ تر یہیں پائے جاتے ہیں۔ اسی طبقہ میں مغربیت پھیل رہی ہے۔ لوگ عیسائیت اختیار کر رہے ہیں۔

کینٹن شہر کی آبادی پانچ لاکھ سے زائد ہے (مسلمان بمشکل پانچ ہزار ہونگے) اس علاقہ میں بالشوازم سے مقابلہ ہے۔ پادری مختلف تحریکات میں حصہ لیکر زیادہ اثر انداز ہو رہے ہیں۔ ملک کا جو میلان دیکھتے ہیں۔ اس کے مطابق کسی نہ کسی طریق سے ہمدردی کرتے رہتے ہیں۔ پہلے کی نسبت اب چونکہ اس علاقے میں سفر کی سہولتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ اس لئے پادریوں کو آسانی ہو گئی ہے۔

سے زچو۔ اس علاقہ میں کمیونسٹوں سے جنگ ہے۔ بائبل کی اشاعت چار لاکھ کے قریب ہو چکی ہے۔

سنٹرل چائنا۔ یہاں بھی کمیونسٹوں سے جنگ ہے۔ جنہیں یونان اور کیانگسی کے علاقے سے پرے تک نکال دیا گیا ہے۔ بائبل کی اشاعت ساڑھے تین لاکھ کے قریب ہے۔ یہاں چونکہ کمیونسٹوں نے بہت بربادی پھیلائی۔ اس لئے پادریوں اور ان کے حامیوں نے لوگوں کو بہت امداد دی ہسپتال اور سکول کھول دیئے۔ اور اس قدر پراپیگنڈا کیا۔ کہ جنرل چیانگ کے شک ان کا مداح ہوگیا۔ اور اس طرح انہیں کامیابی ہوئی۔

کیانگسی میں بھی کمیونسٹوں کا قبضہ رہا یہ ملک بہت برباد ہو چکا ہے۔ حالانکہ بہت زرخیز ہے۔ پادریوں کے مشنوں کو کمیونسٹوں کے ہاتھوں چونکہ نقصان پہونچا۔ اس لئے یہ حکومت کی ہمدردی کے مستحق ہوگئے۔ اب امن قائم ہونے پر ۸۰۰ میل لمبی سڑک تیار ہو کر آمد و رفت کے لئے کھل چکی ہے۔ کیانگ سے ہنان تک ریلوے بھی بن رہی ہے۔

شنٹنگ۔ اس علاقہ میں آبادی سب سے زیادہ ہے۔ چندسال سے علاقہ میں امن ہے آبادی تین کروڑ کے قریب ہے۔ بائبل کی اشاعت نصف ملین ہوئی ہے۔

ٹمین سٹین:۔ آبادی پانچ کروڑ ہے۔ طغیانی۔ قحط اور ڈاکو اس علاقہ کی عام باتیں ہیں۔ موٹر کی سڑکیں بہت بن گئی ہیں۔ ڈاک کا انتظام اچھا ہے۔ بائبل کی اشاعت نصف ملین کے قریب ہے۔

منگولیا۔ تین لاکھ سے زائد یہاں بائبل کی اشاعت ہو چکی ہے۔ کلگن عیسائیوں کا مرکز ہے۔

مانچوریا میں چار نئی ریلوے لائنیں بن گئی ہیں۔ جن سے عیسائیوں کو اپنے کام کو وسیع کرنے کا موقع مل گیا ہے۔ یہاں کے دیسی عیسائیوں میں جوش ہے۔ دس کے قریب گرجے ان چندسالوں میں انہوں نے بغیر بیرونی امداد کے تیار کئے ہیں۔ یہ لوگ ملک کی بعض تحریکات میں بھی حصہ لیتے ہیں مثلاً جوئے اور افیون کے خلاف کوشش۔ سوشل ریفارم کے متعلق صفائی۔ اور حفظان صحت کے متعلق۔ برسوں سے حکومت اور کمیونسٹوں میں جنگ جاری ہے۔ اب جنرل چیانگ کے شک جنگی علاقہ میں اپنی نگرانی کے ماتحت صلح و صفائی کی کوشش کر رہا ہے

اس وقت ملک میں عام طور پر افلاس بداستی لامذہبی۔ مایوسی اور بے حیائی کا روبہ ترقی ہونا مسلسل ۲۵ سال کے فسادات اور مغربیت کے اثرات کا نتیجہ ہے۔ چینی تمدن میں اعلےٰ انسانیت کے اصول ہیں۔ جو در اصل کنفیوشس کے اصول ہیں۔

اس وقت نیشنلزم۔ روایات کی پرستش توہمات اور جدید روشنی کی تحریکات مثلاً عورت مرد کے آزادانہ تعلقات اور عورت کی حیثیت اور حقوق اور جنرل چیانگ کے شک کی نئی تحریک ملک میں اپنا اثر اور قبولیت پیدا کر رہی ہیں۔ پولیٹکل اعتبار سے امریکہ برطانیہ جاپان اور روس کا اثر ملک پر ہے بدھ مذہب سے تعلیم یافتہ طبقہ بیزار ہو چکا ہے ڈاکٹر سن یاسن کو قومی ہیرو اور مقتدا سمجھا جاتا ہے۔ اور اس کے اصول کنفیوشس اور منگشی کے اصول کا نچوڑ بتائے جاتے ہیں

کینٹن میں ریشم کے کارخانے ہیں اور ریشم کے کیڑوں کی پرورش ہوتی ہے۔ شہتوت کے باغات بھی بہت ہیں۔ یہاں ہاتھی دانت اور پتھر کا بے نظیر خوبصورت کام ہوتا ہے۔ ہاتھی دانت افریقہ اور برما سے اور پتھر برما سے آتا ہے۔ ہندوستانی دوائیوں کی یہاں کوئی گنجائش نہیں۔ چینی اطباء اپنے فن میں بہت ماہر مانے جاتے ہیں۔ بلکہ ان کا تو دعوےٰ ہے۔ کہ لقمان حکیم چین کے یونان میں پیدا ہوا تھا۔ نہ کہ یورپ کے یونان میں

## سکرٹریان تعلیم و تربیت کے متعلق اعلان

تربیت جماعت کا کام ایک نہایت ہی اہم کام ہے اور ہر شخص جو سلسلہ کی ذمہ واریوں کو سمجھتا ہے۔ وہ اس امر کو نہایت ضروری خیال کریگا۔ اس فریضہ کی طرف جماعت کے احباب کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ اور باقاعدہ ماہ بماہ نظارت ہذا میں رپورٹ بھجواتے رہنا چاہیئے۔ نظارت ہذا یہ تو نہیں خیال کرتی۔ کہ سکرٹریان تعلیم و تربیت اس فریضہ کی ادائگی سے غفلت برتتے ہونگے۔ مگر اسے شکوہ ہے کہ مئی ۳۵ء سے جماعتوں کے انتخابات ہو چکے ہیں مگر بہت کم جماعتوں سے تربیت کی رپورٹیں نظارت ہذا میں موصول ہوئی ہیں۔ پس نظارت ہذا اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعتوں کو اس فریضہ کی طرف

# چک ۳۲ ضلع لائلپور کے احراریوں کی کذب بیانی

آج کل احراریوں نے جھوٹ پر کمر باندھ کر احمدیوں کی ہر حرکت پر نکتہ چینی کرنا اپنا فرض قرار دے رکھا ہے۔ چنانچہ اخبار "احسان" ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں "خلیفہ قادیان کی دعاؤں کا اثر" کے عنوان سے یہ جھوٹی خبر شائع کی گئی ہے کہ "چک ۳۲ جھنگ برانچ کی احمدیہ جماعت نے ایک ہینڈ پمپ لگوانے کی تجویز کی۔ اور دعا کی غرض سے خلیفہ صاحب کی خدمت میں قادیان ایک آدمی بھیجا۔ مگر ۷۵ فٹ تک پانی بورنگ (Boring) کرنے کے باوجود نہ نکلا۔ حالانکہ عام کنوؤں کا پانی ۳۴ فٹ تک نکل آتا ہے۔"

ہمارا ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ کی ہر کام میں کامیابی خدا تعالیٰ کے فضل اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے وابستہ ہے۔ مگر اس موقع پر کوئی آدمی حضور کی خدمت میں بغرض دعا نہیں بھیجا گیا تھا۔ اور نہ ہی کوئی چٹھی بذریعہ ڈاک حضور کی خدمت میں پہنچائی گئی۔ ہینڈ پمپ کا پانی گڑھا کھودنے پر ۲۴ فٹ پر آچکا تھا مگر اس خیال سے کہ پانی کی گہرائی زیادہ ہو جائے۔ اور بورنگ (Boring) کرنے پر کڑ آگیا تھا۔ جس کی وجہ سے مستریوں کی صلاح سے پمپ کو دوسری جگہ لگانے کے لئے اکھاڑ لیا گیا۔ دیگر پمپ جو اس گاؤں میں لگائے گئے ہیں ان کی گہرائی بھی ۵۰-۵۲ فٹ سے کم نہیں۔ ہمارے پمپ کا پانی تو بار پانچ فٹ پہلے آچکا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ہمیں پمپ سے زیادہ مفید اور مستقل چیز یعنی کنواں لگوانے کی طرف توجہ دلائی۔ جس کو دیکھ کر لوگ حیران ہو رہے ہیں۔ یہ کنواں انشاء اللہ جلد مکمل ہو جائے گا۔ جو پمپ کے مقابلہ میں ہزارہا درجہ بہتر اور رفاہ عام کے لئے زیادہ مفید ہو گا۔ اخبار "احسان" کی اس جھوٹی خبر سے پہلے ہی کنواں کا کام شروع ہو گیا تھا۔

خاکسار:۔ محمد ابراہیم۔ رشید۔ سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دھنی دیو چک ۳۲ ج ب

# جھوٹ کے ٹھیکہ دار چک ۳۲ ضلع لائلپور کے احراری

اخبار "احسان" کی اسی اشاعت میں یہ بھی شائع کرایا گیا۔ کہ "مرزائیوں نے چک ۳۲ ج ب میں اپنا جال پھیلا رکھا ہے۔ اور اس غرض کے لئے ۳-۴ جولائی ۱۹۳۵ء کو جلسہ کیا اور ہم نے جوابی جلسہ کر کے مرزائیوں کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑائیں اور کوئی مسلمان اس جلسہ میں شریک نہیں ہوا۔"

انجمن احمدیہ دھنی دیو چک کا سالانہ تبلیغی جلسہ جو ۳-۴ جولائی کو منعقد ہوا اس کے خلاف منکران حق کی سنت کے مطابق احراریوں نے ایڑی چوٹی تک کا زور لگایا۔ کہ کوئی شخص ہمارے جلسہ میں نہ جائے۔ مگر بفضل خدا گاؤں کی تمام سعید فطرت روحیں۔ مرد و زن شریک جلسہ ہوئیں۔ اور مضافات سے بھی اکثر گاؤں سے لوگ اس جلسے میں شریک ہوتے۔ غیر مذاہب کے لوگ بھی تقریریں سننے کے لئے آتے رہے۔ مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل اور قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل کی عالمانہ تقریروں سے مستفید ہوئے۔ مگر بعض دنیاوی مجبوریوں کی بنا پر اظہار قبولیت نہیں کر سکے۔ انشاء اللہ تعالیٰ احمدیہ جماعت بڑھے گی اور یہ ناکام و نامراد احراری اپنا سا منہ دیکھتے رہ جائیں گے۔

خاکسار:۔ محمد ابراہیم۔ رشید۔ سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دھنی دیو چک ۳۲ ج ب

# جلسہ بنام کے متعلق احراریوں کی کذب بیانیاں

نام نہاد مولوی عنایت اللہ ساکن بنام نے بعض اپنی ذاتی اغراض کے ماتحت موضع بنام میں مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ مئی کو ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں احمدی جماعت کے خلاف حد درجہ گند اچھالا گیا اور بدزبانی کی گئی۔ مولوی مذکور کے زیر ہدایت جلوس نکالا گیا۔ جس میں احمدیوں کو ان کے گھروں کے سامنے کھڑے ہو کر فحش گالیاں نکالی گئیں۔ اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف نہایت دل آزار کلمات کہے گئے۔ لیکن احمدی دوست ان سب ایذا رسانیوں کے باوجود نہایت پر امن رہے مولوی مذکور نے دو مہینے پہلے در بدر پھر کر جلسے اور مدرسے کی آڑ میں کثیر رقم جمع کر لی تھی۔ لیکن مہمانوں کی مہمان نوازی کی تکلیف ساری کی ساری اہالیان دیہہ کے ذمے ڈالی۔ اور کمال بے اعتنائی سے یہ اعلان کر دیا کہ گاؤں والوں نے اس کی مدد نہیں کی حالانکہ یہ واقعات کے قطعاً خلاف بات تھی۔ گاؤں کے تمام شرفاء نے ملا مذکور کی ان حرکات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا اور بدزبانی کے خلاف اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

چونکہ گاؤں میں ایک زہر پھیلانے کی کوشش کی گئی تھی۔ جماعت احمدیہ بنام نے ضروری سمجھا کہ ایک جلسہ منعقد کر کے اس کا انسداد کرے۔ چنانچہ مورخہ ۱۲-۱۳ جون کو جماعت احمدیہ کے مبلغین موضع بنام میں تشریف لائے۔ اور گاؤں کی مشترکہ جگہ میں جہاں کے احمدی بھی حصہ دار مالک تھے۔ جلسہ منعقد کیا گیا لیکن ملاّ مذکور جس کا اس جگہ سے کوئی بھی تعلق و واسطہ نہ تھا۔ درمیان میں آکودا اور اس نے فتنہ و فساد کی ہر ممکن کوشش کی۔ جماعت احمدیہ کے سٹیج کے بالمقابل محض فتنہ انگیزی کی نیت سے ایک سٹیج چند گز کے فاصلے پر قائم کر کے چند شوریدہ سر لوگوں کو جمع کر لیا۔ اور شور ڈالنا شروع کر دیا۔ تا کوئی شخص ہمارے جلسے میں شامل نہ ہو۔ اس کی اطلاع پولیس کو دی گئی لیکن ملا مذکور نے پولیس کے سپاہی اور پٹواری کو بھی نہایت بے ہودہ طریق سے دھمکایا۔

ہمیں اخبار مسلم راجپوت گڑھ شنکر مورخہ ۱۹ جون ۱۹۳۵ء پڑھ کر سخت تعجب ہوا کہ ملا مذکور نے کس طرح سر تا پا جھوٹی کہانی بنا کر اخبار میں شائع کرا دی ہے۔

اور چودہری غلام جیلانی خان صاحب پوسٹل کلرک کے خلاف اپنی پرانی خاندانی دشمنی نکالنے کے کس طرح اپنی طرف سے واقعات تراش کر انہیں بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ ملا مذکور نے اپنی بدزبانی سے گاؤں کی فضا کو حد درجہ مکدر کر رکھا ہے۔ اور کچھ شریر لوگ اس حد تک بے باک ہو گئے ہیں کہ وہ احمدیوں کے خلاف کسی ناجائز حرکت سے بھی نہیں ڈرتے۔ چنانچہ ہمارے جلسے کے آخری دن جب مہمان واپس ہونے لگے۔ تو ان شریروں میں سے بعض نے لاٹھیوں سے مہمانوں کو زدوکوب کیا۔ اور اب بھی ہر احمدی باشندہ دیہہ کے لئے آرام حرام کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لئے گلیوں میں سے گذرنا مشکل ہو رہا ہے۔ احراری غنڈے ہر احمدی رہرو پر آوازے کستے ہیں اور انہیں سنا کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس بانی کے خلاف نہایت ناپاک اور گندی گالیاں نکالتے رہتے ہیں۔

حاجی غلام احمد خاں کریام

## صوبہ سرحد میں آگ کے بعد پانی کا عذاب

چارسدہ ۱۷ جولائی بابو عبد اللطیف صاحب چارسدہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:۔

تحصیل چارسدہ میں نہایت خوفناک اور عدیم المثال سیلاب آگیا ہے۔ جس کی وجہ سے بے شمار مکانات تباہ ہو گئے۔ مواضعات تنگی شیر پاؤ۔ ترنگ زئی۔ چارسدہ۔ پڑانگ میرزگی اور کلیانی کے گرد دریا گھیرا ڈالے ہوئے ہے۔ ہوتی میں دو سو کے قریب دوکانیں گر گئی ہیں۔ خدا کے فضل سے احمدیوں کے گھر محفوظ ہیں۔

# ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

**لنڈن** ۱۶ر جولائی۔ سر آغا خان کی زیر صدارت لارڈ ہیڈلے کی وفات کے سلسلہ میں ایک اجلاسِ تعزیت منعقد ہوا۔ جس میں لارڈ موصوف کی یادگار کے طور پر ایک میموریل بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس مقصد کے لئے ایک کونسل بنام "ہیڈلے میموریل کونسل" بنائی گئی ہے۔ جس میں برطانیہ۔ ہندوستان اور دوسرے ممالک کے سربرآوردہ لوگ شامل ہیں۔

**ڈورٹمنڈ** (جرمنی) ۱۶ر جولائی۔ ایک کوئلے کی کان دو ہزار فٹ گہرائی میں پھٹ گئی۔ جس کی وجہ سے دس آدمی ہلاک اور ستائیس زخمی ہوئے۔

**روم**۔ ۱۶ر جولائی۔ گورنمنٹ اٹلی کا ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ ابے سینیا کی فوجی تیاریوں کے سلسلہ میں سائنور میسولینی نے بھی فوجی تیاریوں کا جدید حکم نافذ کر دیا ہے

**لاہور**۔ ۱۶ر جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکام کی جو انہوں نے زیر دفعہ ۱۴۴ نافذ کئے تھے۔ خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کا ایک جلسہ بادشاہی مسجد میں منعقد ہوا۔ ازاں بعد دو سو مسلمان شہر کی جانب جلوس کی شکل میں نعرے لگاتے ہوئے روانہ ہوئے۔ پولیس نے جلوس کو روکا۔ اور منتشر ہو جانے کا حکم دیا۔ لیکن مجمع نے منتشر ہونے سے انکار کر دیا۔ پولیس نے لاٹھیاں برسائیں۔ جس سے چار آدمی زخمی ہوئے۔ تین آدمی جو جلوس کے رہنما تھے گرفتار کر لئے گئے۔

**لنڈن** ۱۶ر جولائی۔ دار العوام میں سر سیموئیل ہور نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ "ابے سینیا کے باشندے اپنے قریبی علاقوں کے لئے بہترین ہمسائے ثابت نہیں ہوئے۔ انہوں نے لوٹ مار مچا رکھی ہے۔ انہوں نے عام تجارتی سہولتیں دینے سے بھی انکار کیا ہوا ہے۔ سرکاری احتجاجوں کا بھی کوئی جواب نہیں دیا جاتا۔"

**اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ** مجریہ ۱۶ر جولائی۔ احراریوں کے متنازعہ مسجد شہید گنج کے متعلق رویہ پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ احرار نے مسلمانوں کی نوساختہ کونسل آف ایکشن کے ساتھ شامل ہونے سے قطعی طور پر انکار کر دیا ہے۔ جب سے متنازعہ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں مسلم کونسل آف ایکشن بنانے کی تجویز ہوئی ہے۔ احرار لیڈر شش و پنج میں پڑے ہوئے تھے۔ کیونکہ وہ دیکھتے تھے۔ کہ اگر کونسل آف ایکشن کے ساتھ شامل ہو گئے۔ تو وہ اپنے لئے گرفتاریوں کا دروازہ کھول لیں گے۔ اور اس طرح ان کا پنجاب لیجسلیچر کے انتخابات میں مجوزہ اور منظم مقابلہ کرنے کا پروگرام درہم برہم ہو جائے گا۔ اگر دوسری طرف وہ کونسل آف ایکشن میں شریک نہ ہوئے تو وہ عوام الناس کی نظروں سے گر جائیں گے اتوار کو کونسل آف ایکشن کے لیڈروں نے احرار لیڈروں سے دونوں راستوں میں سے ایک راستہ اختیار کرنے کا مطالبہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کونسل آف ایکشن کے عام اجلاس منعقدہ اتوار میں احرار لیڈر بالکل غائب تھے۔

**ایمسٹرڈم** (ہالینڈ) ۱۵ر جولائی۔ ہالینڈ کا ایک جہاز سویڈن جا رہا تھا۔ کہ اسے آگ لگ گئی۔ اور وہ ٹوٹ گیا۔ دو مسافر اور چار ہوا باز ہلاک ہو گئے۔ باقی دس مجروح ہیں۔

**کراچی** ۱۵ر جولائی۔ شاہ ایران نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس کی رعایا آئندہ پہلوی ٹوپی کی بجائے ولایتی ٹوپی استعمال کرے جس کے نتیجہ میں ولایتی ٹوپیوں کی مانگ بہت بڑھ گئی۔ یہاں تک کہ بصرہ کے دوکانداروں کے علاوہ کراچی کے دوکانداروں کا سٹاک بھی ختم ہو گیا۔

**لنڈن** ۱۵ر جولائی۔ لائیڈ جارج نے ملک کی خوشحالی کے لئے جو نئی سکیم بنائی ہے اس میں کئی ایک تجاویز ہیں۔ ان میں سے کوئلے، روئی۔ لوہے اور فولاد کی صنعتوں کو قوم کی تحویل میں دینے کی تجویز کو گورنمنٹ نامنظور کر دے گی۔ ساٹھ سال کی عمر میں پنشن دینے کی تجویز کو بھی مسترد کر دیگی۔ اور مسٹر لائیڈ جارج کو بتایا جائیگا۔ کہ اس سکیم سے بیکاری دور نہیں ہوگی۔

**نینی تال** ۱۶ر جولائی۔ جھیل نینی تال کے نزدیک ایک گڑھے سے دھواں اور شعلے نکل رہے ہیں۔ اس رقبہ کے اردگرد کے پتھروں کو ہاتھ لگانے سے ہاتھ جل جاتا ہے۔ گندھک کے زہریلے اور دیگر کیمیائی اشیاء پتھروں کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ اور تمام رقبہ میں گندھک اور فاسفورس پائی جاتی ہے۔

**لاہور** ۱۶ر جولائی۔ میر مقبول محمود صاحب نے صوبہ پنجاب کے مسلم اوقاف اور زکوٰۃ کی تنظیم کے لئے ایک نیا مسودہ قانون تیار کیا ہے۔ اس نئے قانون کا نام "پنجاب مسلم اوقاف اور زکوٰۃ بل ۱۹۳۵ء" ہوگا۔ قانون کا مسودہ استصواب رائے کے لئے مسلم زعما کو بھیجا جا رہا ہے۔ مناسب ترمیم کے بعد کسی پرائیویٹ ممبر کی طرف سے پیش ہوگا۔

**شملہ** ۱۵ر جولائی۔ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اس مسئلہ پر کہ ریلوے کی تمام ضروریات کو ہندوستان پورا کرے زبردست بحث ہونے کی توقع ہے۔ چند ریزولیوشن بھی پیش کئے جائیں گے۔ مسٹر گری نے ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ کو چاہئے کہ سٹیٹ ریلوے ورکشاپ میں ضروری مشینری لگا کر ریلوے کی تمام ضروریات یہاں بنائی جائیں۔ اور باہر سے کوئی چیز نہ منگوائی جائے۔

**لنڈن** ۱۴ر جولائی۔ مسٹر مسانی سیکرٹری انڈین سوشلسٹ پارٹی جو جمعہ کے دن لنڈن میں پہونچے۔ پاسپورٹ لے لیا گیا اگرچہ ان کو برطانیہ میں نقل و حرکت کی آزادی ہوگی۔ مگر یورپ کے کسی اور ملک میں نہیں جا سکتے۔ صرف ہندوستان آنے کی صورت میں انہیں پاسپورٹ دیا جائیگا

**آگرہ**۔ ۱۵ر جولائی۔ ایک فقیر اپنی نوجوان لڑکی کو فروخت کرنا چاہتا تھا۔ مگر اس کی بیوی اور اس کے تین بھائی اس ارادہ میں حائل ہوئے۔ اس لئے فقیر نے لڑکی کو قتل کر دیا۔ اور تینوں بھائیوں کو زخمی کیا ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

**کراچی** ۱۵ر جولائی۔ صدر انڈین نیشنل لیگ تھیاسوفیکل ہال میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ سندھ میں اس وقت ۳ لاکھ آدمی بیکار ہیں۔ ان میں سے دس ہزار صرف کراچی میں ہیں۔

**لاہور** ۱۵ر جولائی۔ سیکرٹری پنجاب لیجسلیٹو کونسل اطلاع دیتے ہیں۔ کہ چونکہ گورنمنٹ اور اس کے افسر دیگر معاملات میں مصروف رہے ہیں۔ اس لئے سرکاری تحریکیں اور ریزولیوشنز مرتب نہیں کئے جا سکے۔ ان حالات میں صدر نے اجلاس کو جو ۲۹ر جولائی کو منعقد ہونا تھا۔ ملتوی کر دیا ہے۔ اجلاس کے انعقاد کی تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔

**پیرس** ۱۴ر جولائی۔ شاہ حبشہ کا بھتیجا جنیوا میں تحصیل علم کی غرض سے گیا تھا۔ جہاں ایک مصری لڑکی سے اس کی محبت ہو گئی۔ اس پاداش میں حکومت سوئٹزرلینڈ نے اسے اپنے ملک سے نکال دیا۔

**لنڈن** ۱۴ر جولائی۔ "رینالڈز ویکلی" رقمطراز ہے۔ کہ لنڈن یونیورسٹی کے دو ہندوستانی طلباء نے انڈیا آفس میں شکایت کی ہے۔ کہ انہیں لنڈن کے قریب ایک تالاب میں تیرنے کی اجازت نہیں دی گئی [illegible]

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی